منگل 11 جنوری 2000ء

احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 11- جنوری 2000ء - 1420 ہجری - 11- صلح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 8

دعا اور تقدیر

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نیکی کے علاوہ اور کوئی چیز عمر نہیں بڑھاتی اور دعا کے علاوہ تقدیر الٰہی کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی۔ اور انسان اپنی خطاؤں کی وجہ سے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔ مقدمہ۔ باب فی القدر)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کا نام معلق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے اور مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرایہ میں اس کو پہنچا دیتا ہے۔ بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقف اور تاخیر ڈال دیتا ہے۔

قضاء معلق اور مبرم کا ماخذ اور پتہ قرآن کریم ہی سے ملتا ہے۔ گو یہ الفاظ نہیں۔ مثلاً قرآن میں فرمایا ہے۔ (-) دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ اب یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو سکتی ہے اور دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے اور ہزارہا کیا' کل کام دعا سے نکلتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کل چیزوں پر قادرانہ تصرف ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کے پوشیدہ تصرفات کی لوگوں کو خواہ خبر ہو یا نہ ہو مگر صدہا تجربہ کاروں کے وسیع تجربے اور ہزارہا دردمندوں کی دعاؤں کے صریح نتیجے بتلا رہے ہیں کہ اس کا ایک پوشیدہ اور مخفی تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اثبات کرتا ہے۔ ہمارے لئے یہ ضروری امر نہیں کہ اس کی تہہ تک پہنچنے اور اس کی کنہہ اور کیفیت کو معلوم کرنے کی کوشش کریں جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایک شے ہونے والی ہے۔ اس لئے ہم کو جھگڑے اور بحث میں پڑنے کی کچھ حاجت نہیں۔ خدائے تعالیٰ نے انسان کی قضاء و قدر کو مشروط بھی رکھا ہے جو توبہ خشوع و خضوع سے ٹل سکتی ہیں۔ جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہنچتی ہے تو وہ فطرتاً اور طبعاً اعمال حسنہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے جو اسے بیدار کرتا اور نیکیوں کی طرف کھینچے لیے جاتا ہے اور گناہ سے ہٹاتا ہے۔ جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربہ کے ذریعہ سے پالیتے ہیں اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدائے تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربی ربی کہہ کر اس کو پکارتا اور دعائیں مانگتا ہے تو وہ رویائے صالحہ یا الہام صحیح کے ذریعہ سے ایک بشارت اور تسلی پالیتا ہے۔

(-) دعا' صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایک ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے اور کروڑہا صلحاء اتقیاء اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 24-25)

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ۔

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے اور ان کی ضروریات کے مطابق زندگی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی کی تکمیل میں دس کوارٹر بننا باقی ہیں۔ اسی طرح تقریباً چار صد مستحقین احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات (جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے ہے) سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 84

ریکارڈ شدہ۔29مئی 1999ء
نشر۔31مئی 1999ء

شانِ قرآن

حضور انور نے فرمایا۔

آج کے پروگرام کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک نظم سے ہوگا جو جرمنی کے اجتماع پر ایک جرمن خاتون نے پڑھی تھی۔ پہلے یہ نظم پیش ہوگی پھر انہی الفاظ کی تشریح میں کر دوں گا۔ یہ نظم جمال و حسن قرآن کے نام سے معروف ہے۔

نظیر اسکی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
بہار جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لؤلوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ایک تحریک

نظم سننے کے بعد فرمایا۔

انکو اچھی طرح تیار نہیں کروائی گئی مگر پھر بھی ایک جرمن خاتون کا اردو میں حضرت مسیح موعود کا کلام پڑھنا اپنی ذات میں اچھا لگتا ہے۔

جیسا کہ میں نے تحریک کی تھی مختلف زبانوں میں آپ لوگ تیاریاں کریں اور تیاریاں کروائیں۔ جتنے مختلف ممالک کے باشندے حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں آپ کا کلام اچھی آواز میں پڑھنا سیکھ لیں وہ کیسٹ ہمیں بھجوانی شروع کریں۔ یہ ہمارے ایم ٹی اے کیلئے ایک بہت ہی پیارا پروگرام بن جائے گا۔

اسی لئے ان کے پانچ شعر بھی آپ کو سنائے ہیں۔ اسی نظم کے الفاظ پر میں آپ کو آج اردو کا سبق دیتا ہوں۔

اشعار کی تشریح

اس کے بعد حضور نے اس نظم کے مختلف اشعار کی تشریح فرمائی۔

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

جو ظاہری چاند دکھائی دیتا ہے وہ لوگوں کا چاند ہوگا۔ ہمارا چاند قرآن ہے۔ ہم تو قرآن سے یہ نور لیتے ہیں جو اللہ کا نور قرآن کو عطا ہوا ہے وہ قرآن سے ہم لے لیتے ہیں گویا یہ ہمارے لئے چاند بن گیا ہے۔

نظیر اسکی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا

نظیر کو کہتے ہیں مثال

نظر میں کوئی اور مثال دیکھی تو جمتی نہیں۔ مزہ نہیں آتا۔ فرمایا۔ یہ بہت ہی پیارا اظہار کلام ہے جو حضرت مسیح موعود کا خاص کلام ہے۔

نظیر اسکی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا

لوگ کہتے ہیں یہ نظیر ہے وہ نظیر ہے مگر دیکھو جچتی نہیں بات۔ جمتی نہیں نظر میں۔ بہت غور کیا بہت توجہ کی تحقیق کی مگر وہ بات بنتی نہیں۔

بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

بھلا کیوں ساری دنیا میں اکیلا نہ ہو اللہ رحمان پاک کا کلام ہے تو اسکی نظیر کیسے ہو سکتی ہے۔ یکتا ہے جس طرح خدا ایک ہے واحد ہے یگانہ ہے اس کا کلام بھی یگانہ ہے۔

بہار جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں

قرآن کریم کے ہر جملے میں ہر آیت میں ایک ہمیشہ رہنے والی بہار ہے۔ ایسی خوبصورتی ہے جو کبھی مٹتی نہیں۔ ایسی بہار جس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔

نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کسی باغ میں ایسی بہار نہیں دیکھو گے جو کبھی خزاں میں تبدیل ہی نہ ہو ہمیشہ جو باغ ہرا بھرا رہے۔ نہ یہ خوبی چمن میں ہے نہ اس جیسا کوئی بستان ہے۔ ہر قسم کے دنیا کے جو لٹریچر ہیں انکے بستان کو بھی ہم نے دیکھ لیا انکے درختوں اور انکے شجر کو بھی دیکھ لیا مگر قرآن کریم جیسی خوبی کہیں نہیں دیکھی۔

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لؤلوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

کوئی قرآن پاک کا ثانی نہیں کوئی اور ایسا نہیں ہے۔ لیکن خوبی سے جھلک یوں لگتی ہے جیسے بعض دنیا کی مشہور خوبصورت چیزیں مثلاً ہیرے جواہرات جو مختلف ممالک میں مشہور ہیں ان سے جھلک تو ملتی ہے مگر وہ بات نہیں ہے ان ہیروں اور ان جواہرات میں وہ چیز نہیں گو کچھ مشابہہ ہیں اس پہلو سے اسکا ثانی پھر بھی نہیں بنتا۔

عماں کے موتی مشہور ہیں عماں اک جگہ ہے جہاں سمندر کے موتی بہت مشہور ہیں۔ اور اسی طرح دنیا میں بدخشاں کے لعل مشہور ہیں۔

یہ ہوں گے مگر قرآن کریم والی بات نہیں ہے۔

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو

اللہ کے قول سے انسان کا قول برابر ہو کیسے سکتا ہے۔

وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

وہاں ہر لفظ سے اللہ کی قدرت اور شان جھلکتی ہے اور انسان کے لفظوں میں درماندگی ہے بے چارگی ہے اس کے کلام میں وہ بات پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔

بے مثل کلام

حضور انور نے فرمایا۔

تو یہ حضرت مسیح موعود کا قرآن کریم کی برکت کے متعلق کلام ہے اور خاص بات یہ نوٹ کرنے والی ہے کہ سارے دینی لٹریچر میں حمد اور ثناء کی باتیں اور نعتیں سب سنیں گے۔ لیکن قرآن کے عشق میں کلام کسی نے کہا ہو۔ کبھی کسی کو توفیق نہیں ملی۔ یہ خاص حضرت مسیح موعود کو یہ بے نظیری حاصل ہے کہ خدا کے کلام کے اوپر جیسے محبت میں ڈوب کر آپ نے ترانے کہے ہیں کبھی اس سے پہلے دین میں ایسا ثانی دکھائی نہیں دیتا۔

فرمایا۔ آج کا سبق اس مبارک تحریر سے شروع ہوا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آواز بھی تو اچھی ہونی چاہئے۔ اور سکھانا بھی اچھی طرح چاہئے۔ لیکن شعروں کی تعداد بہت زیادہ نہ ہو تین چار پانچ شعر تک کافی ہیں۔ یہ سب تبرک ہو جائے گا۔

مکالمہ

آج کی نشست میں تین لڑکیوں نے کپڑوں کی خریداری کے حوالے سے مکالمہ پیش کیا اور اس میں حقیقت کا رنگ بھرنے کیلئے آٹھ دس نئے زنانہ سوٹ بھی نہایت سلیقے سے لٹکائے گئے تھے جو مختلف رنگوں پر مشتمل تھے۔

اس مکالمے کو حضور انور نے بہت پسند فرمایا اور سراہا۔ کلاس کے اختتام پر حضور انور نے اپنا تبرک ان تین بچیوں کو عطا فرمایا کہ یہ تینوں باری باری پی لیں۔

ایک خط

ربوہ سے عزیزم مشرف احمد انور نے موٹے بچے کیلئے تحفہ بھجوایا اور حضور انور کے ارشاد پر مکرم ہادی علی صاحب نے انکا خط بھی پڑھ کر سنایا۔ جس میں اردو کلاس کی پسندیدگی کا تذکرہ تھا۔ وہ لکھتے ہیں۔

حضور انور کی محبت بھری باتیں اور آپ سب بہت اچھے لگتے ہیں۔ میں آپ سب کو بہت یاد رکھتا ہوں آپ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میں آپ کو اپنا بھائی سمجھتا ہوں کیونکہ میرا کوئی بھائی نہیں ہے۔ میرا دل بہت چاہتا ہے کہ میں اردو کلاس میں حاضر ہوں آپ خوش نصیب ہیں جو حضور انور کی شفقت میں رہتے ہیں۔

وجیہہ باجوہ صاحبہ نے حضور انور کے ارشاد پر حضرت مسیح موعود کا کلام پیش کیا۔

زندگی بخش جام احمدؐ ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمدؐ ہے
باغ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلام احمدؐ ہے

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 12۔جنوری 2000ء

12-35 a.m.	لقاء مع العرب نمبر436
1-30 a.m.	نارویجین پروگرام۔ "عیسائیت۔ حقیقت سے افسانہ تک"
2-00 a.m.	فرنچ پروگرام۔
3-02 a.m.	ہماری کائنات۔ پروگرام۔ نمبر28
3-30 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس۔
4-35 a.m.	سویڈش زبان سیکھیں۔ سبق نمبر31
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ پروگرام۔ واقفین نو ربوہ۔
6-10 a.m.	لقاء مع العرب نمبر436
7-05 a.m.	فرنچ پروگرام۔
8-10 a.m.	اردو کلاس۔ سبق نمبر151
9-20 a.m.	سویڈش زبان سیکھیں۔ سبق نمبر31۔
9-50 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر55
11-05 a.m.	تلاوت خبریں۔
11-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ پروگرام واقفین نو ربوہ۔
12-10 p.m.	سواحیلی پروگرام۔ مذاکرہ (جزاول)
1-15 p.m.	ہماری کائنات۔ "زمین اور نظام شمسی"
1-50 p.m.	لقاء مع العرب نمبر436
2-50 p.m.	اردو کلاس۔ سبق نمبر151
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔ متفرق پروگرام۔
5-00 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-35 p.m.	سپینش زبان سیکھیں۔ سبق نمبر18
6-05 p.m.	تبرکات "جلسہ سالانہ 1974ء کے موقع پر کی گئی ایک تقریر"
6-55 p.m.	بنگالی سروس۔ حضور سے ملاقات۔
8-05 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس۔ نمبر56
9-10 p.m.	چلڈرنز کارنر "گلدستہ" MTA لاہور کی پیشکش۔
9-55 p.m	جرمن سروس۔ متفرق پروگرام۔
11-00 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
11-30 p.m	اردو کلاس نمبر152

جمعرات 13۔جنوری 2000ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب۔ نمبر437
1-35 a.m.	MTA فرانس کا پروگرام۔
1-55 a.m.	حضور سے ملاقات۔ (12-

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا عالمی درس نمبر 13 25- دسمبر 1999ء

جب تک مسیح حواریوں کے درمیان رہے ان کو ایک خدا کی عبادت کی تعلیم دیتے رہے

قرآن کریم اپنی صداقت بیان کرنے کیلئے کسی کا محتاج نہیں خود ہی اپنی صداقت کے ثبوت بیان کرتا ہے

سورہ مائدہ کا درس مکمل ہونے کے بعد سورہ الانعام کا درس شروع کر دیا گیا

(درس کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 25 دسمبر 1999ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں رمضان المبارک کا عالمی درس قرآن ارشاد فرماتے ہوئے سورہ مائدہ کی آیات نمبر 115 تا 120 کا درس دے کر سورہ مائدہ مکمل فرمائی۔ جس کے بعد آپ نے سورہ الانعام کا درس شروع فرمایا اور اس کی آیت نمبر 15 تک درس دیا۔ ایم ٹی اے نے یہ درس بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ اور دیگر کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

آیت نمبر: 115

سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 115:

(-) عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے اللہ' ہمارے رب' ہم پر آسمان سے نعمتوں کا دسترخوان اتار جو ہمارے اولین اور آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے عید کا مطلب مفردات سے بیان فرمایا۔ جو دن بار بار لوٹ کر آئے اسے عید کہتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اس دعا کا اثر حواریوں کے لئے مخصوص نہ تھا۔ عام رزق مراد ہے۔ وارزقنا۔ عیسائیوں کو کثرت سے رزق عطا ہونے کی دعا ہے۔ علماء نے اس پر یہ بحث کی ہے کہ حواری ڈر گئے اور دعا سے دستبردار ہو گئے۔ میرے نزدیک دعا کی گئی اور قبول ہوئی۔ دیکھتے نہیں عیسیٰ کے نام لیواؤں کے پاس کتنی دولت ہے؟ دن میں کئی کئی بار تو لباس تبدیل کرتے ہیں۔ نئے نئے کھانے کھاتے ہیں۔ ان کے لئے ہر روز روز عید ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود کے نوٹس از بورڈ: معلوم ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کو یہ باتیں پسند آئیں اس لئے انہوں نے اپنا آپ شامل کر کے یہ دعا کی کہ ہم پر مائدہ اتار۔

آیت نمبر: 116

سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 116:

(-) اللہ نے کہا کہ میں تم پر ضرور اتاروں گا۔ جو اس کے بعد اس کی ناشکری کرے گا تو ان کو ضرور ایسا عذاب دوں گا جو تمام جہانوں میں سے کسی کو نہ دیا ہو گا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس بارے میں حدیث کے حوالے سے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک بار قریش نے آنحضرتؐ سے کہا صفا پہاڑ کو سونے کا بنا دو ہم مسلمان ہو جائیں گے اللہ نے جواب دیا کہ ہم پہاڑ کو سونے کا بنا دیتے ہیں لیکن اگر اس کے بعد کسی نے انکار کیا تو ایسا عذاب دوں گا جو دنیا میں اور کسی کو نہ دیا ہو۔ اگر تم پسند کرو تو اللہ توبہ اور رحمت کا دروازہ وا فرمادے۔ حضرت نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہاں خدایا توبہ اور رحمت کا دروازہ وا کر دے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس حدیث کی سند سے بحث نہیں ہے۔ اس میں ملتی جلتی بات تھی کہ پھر عذاب سخت ملے گا اگر ناشکری کی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ عذاب تو ایسی قوموں کے لئے مقدر ہے جن کو اللہ نے خوب دیا اور جو اس کی ناشکری کرتے ہیں۔

حضرت امام رازی نے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کا ارادہ کیا۔ اس کے لئے خاص لباس پہنا۔ پھر کہا انزل علینا۔ تو بادلوں سے مائدہ نازل ہوا۔ سب اسے دیکھ رہے تھے۔ حضرت عیسیٰ نے پھر فرمایا سب سے اچھے اعمال والا اٹھے اور اس مائدہ میں سے اللہ کا نام لے کر کھائے۔ حواریوں نے کہا کہ ایسا شخص تو آپ ہی ہیں۔ اس پر آپ اٹھے۔ وضو کیا۔ نماز پڑھی۔ نماز میں روئے۔ پھر مائدہ سے رومال اٹھایا۔ دعا پڑھی۔ تو دیکھا کہ بغیر چانوں اور کانٹوں کے بھنی ہوئی مچھلی ہے۔ قریب ہی سرکہ اور نمک ہے۔ اردگرد رنگا رنگ سبزیاں' شہد' گھی پنیر کے ٹکڑے اور گوشت کے ٹکڑے ہیں۔ اس میں سے چربی بہہ رہی ہے۔ دریافت کیا گیا یہ دنیا کی چیزوں میں سے ہے یا آخرت کی چیزوں میں سے۔ فرمایا دونوں میں سے نہیں۔ یہ وہ چیز ہے جو اللہ نے اپنی قدرت سے بنائی ہے۔ اس میں سے کھاؤ اور اللہ کا شکر بجا لاؤ۔ حواریوں نے پھر کہا اے روح اللہ اس عظیم الشان نشان میں سے ایک اور نشان دکھا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے مچھلی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا۔ چنانچہ مچھلی زندہ ہو گئی اور ہلنے لگ گئی۔ پھر کہا کہ اپنی پہلی صورت پر دوبارہ آجا۔ چنانچہ وہ دوبارہ بھنی ہوئی مچھلی بن گئی۔ اس کے بعد مائدہ اڑ گیا کسی کے ہاتھ نہ آیا۔ غائب ہو گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس قسم کی ساری باتیں قابل قبول نہیں۔

آیت نمبر: 117

سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 117:

(-) جب اللہ نے عیسیٰ ابن مریم سے کہا کہ کیا تو نے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بناؤ۔ تو مسیح نے کہا تو پاک ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ میں کیوں وہ بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہو گا تو تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور جو تیرے دل میں ہے میں نہیں جانتا۔ یقیناً تو غیب کی سب باتوں سے اچھی طرح واقف ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا بعض دفعہ لوگ خدا پر باتیں بناتے ہیں۔ بہت شور مچاتے ہیں۔ کفران نعمت کرتے ہیں ایک عورت نے کہا اللہ نے سب کچھ لے لیا۔ اس کو کہا کہ کیا تیرے ہاتھ پاؤں آنکھیں ناک نہیں۔ اس پر وہ شرمندہ ہو گئی۔

حضرت مسیح موعود نے تفصیل سے اس آیت کا مطلب بیان فرمایا۔ حضور نے اس سلسلہ میں جماعت کے موقف پر ہونے والے اعتراضوں کے جواب بھی دیئے۔

آیت نمبر: 118

سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 118:

(-) میں نے انہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جو تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ جب تک میں ان میں رہا ان کا نگران رہا۔ جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی نگران رہا ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بات واضح ہے کہ جب تک مسیح ان کے درمیان رہے تو خدا ہی کی عبادت کرتے اور اسی کی طرف لوگوں کو بلاتے رہے عہد نامہ جدید سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ آپ نے اللہ کی طرف بلایا۔ اور نہ ماننے کی صورت میں اللہ کے عذاب سے ڈرایا۔

آیت نمبر: 119

سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 119:

(-) اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو کامل غلبے والا اور حکمت والا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ واضح آیت ہے۔

آیت نمبر: 120

سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 120:

(-) اللہ نے کہا یہ وہ دن ہے جو صادقوں کو فائدہ پہنچانے والا ہے ان کو ایسے باغات ملیں گے جن میں نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ابد تک رہتے جائیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

آیت نمبر: 121

سورۃ مائدہ کی آخری آیت' آیت نمبر 121:

(-) اللہ ہی کی بادشاہی آسمانوں اور زمین پر اور جو اس کے اندر ہے اس پر ہے۔ ہر شے پر جس پر وہ چاہے' دائمی قدرت رکھتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ مائدہ کے اختتام پر فرمایا۔ اس سورۃ کا حضرت عیسیٰ سے گہرا تعلق ہے۔ اس کی آخری آیت بڑی معنی خیز ہے۔ اس پہلو سے عیسائیوں کو یہ توفیق ملنی تھی کہ وہ زمین و آسمان اور ان کے درمیان جو چیز ہے اس کی تحقیق کریں۔ ان پر غور کی توفیق ملی ہے تو عیسائیوں کو مسلمانوں کو نہیں ملی۔ شاید اسی حکمت کے تحت یہ آیت سورہ مائدہ کی آخری

آیت رکھی گئی ہے۔ ایک طرف تو اتنی عقل ہے کہ دنیا بھر کا اور آسمانی زمینی علم بھی حاصل کرلیا ہے۔ دوسری طرف خدا کا پیغام بھی قبول نہیں کرتے۔

سورۃ الانعام

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الانعام کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا۔ یہ مکی سورۃ ہے۔ اس کی چھ آیات مدنی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الانعام کے سوا کوئی سورۃ یکدفعہ نازل نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ اور کسی سورۃ کے نزول کے ساتھ شیطان کا مقابلہ کرنے کے لئے 50 یا 50 ہزار (راوی کہتا ہے کہ صحیح یاد نہیں) فرشتے نازل نہیں ہوئے۔ یہ سورۃ اس طرح دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے جس طرح پانی حوض میں' اس کو اللہ نے ایسی عزت سے نوازا ہے کہ آئندہ کسی کے لئے ایسی عزت نہیں ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سورۃ میں مشرکین کا ذکر ہے۔ اللہ کے وعدوں کا ذکر ہے جن کے خلاف وہ کبھی نہیں کرے گا۔ حضور نے فرمایا امام رازی کی کتاب میں یہ حدیث درج ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں جو اشارے ہیں ان کو سمجھنا چاہئے فرشتے ظاہری وجود تو نہیں ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا دل عرش تھا جس وقت کوئی عظیم الشان سورۃ نازل ہوتی تو اس کے ساتھ فرشتے نازل ہوتے تھے کہ شیاطین کو اترنے نہ دیا جائے۔ پہلی آیت بسم اللہ (-) ہے۔ اس کے بعد

آیت نمبر: 2

سورۃ الانعام کی آیت نمبر2 :(-)
تمام حمد اللہ ہی کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اندھیرے اور نور بنائے۔ پھر بھی جنہوں نے شرک کیا ہے۔ اپنے رب کے شریک بناتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا۔ ستاروں کی گردش کی طرف توجہ کرو۔ دوسری طرف سوئی کے ناکے پر جو پانی کا قطرہ ہے اس میں صدہا کیڑے ہیں۔ اگر ایک طرف اندھیرے ہیں تو روشنی بھی اللہ نے بنائی ہے۔ تو وہی توفیق دیتا ہے اندھیروں کو روشنی میں تبدیل کرنے کی۔

آیت نمبر: 3

سورۃ الانعام کی آیت نمبر3 :
(-) وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر ایک مدت مقرر کی۔ معین مدت اسی کے پاس ہے۔ پھر بھی تم شک میں مبتلا ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس آیت کی قابل توجہ بات اجل مسمّٰی ہے۔ فقضٰی اجلاً ایک اس نے اجل بنائی۔ اور اس کے علاوہ اس کے پاس ایک اجل مسمّٰی ہے۔ پھر بھی تم شک اور فضول باتوں میں مبتلا رہتے ہو۔ اجل مسمّٰی موت کی مدت ہے۔ اجل القیامہ قیامت کی مدت مراد ہے۔ موت سے بعثت کی مدت ہے۔

اجل اور اجل مسمّٰی دو اصطلاحات ہیں۔ اجل مسمی سے مراد ہے آخری حد جس سے آگے نہیں جاسکتا۔ اجل یہ کہ ہر انسان جب مرتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اجل مسمّٰی سے پہلے مرجائے۔ غلطیوں' بیماریوں' حادثات کا شکار ہو جاتا ہے۔ ہر بنانے والا اپنی چیز کی اجل مسمّٰی جانتا ہے کہ یہ چیز فلاں سن تک چلے گی۔ لیکن اگر اس سے پہلے حادثہ پیش آجائے تو اس سے پہلے ختم ہو سکتی ہے۔ اجل مسمّٰی کو ٹالا نہیں جاسکتا۔ اس سے آگے جانا ناممکن ہے۔ اس سے پہلے مرجانا ممکن ہے۔

آیت نمبر: 4

سورۃ الانعام کی آیت
(-) اور آسمانوں اور زمین میں وہی خدا ہے جو تمہارے رازوں کو بھی جانتا ہے اور تمہاری کھلی باتوں کو بھی اور جو تم کماتے ہو اس کو بھی۔

امام رازی کہتے ہیں آسمانوں کا خدا ہی زمین کا بھی خدا ہے۔ اللہ فرماتا ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید زمین اور آسمان کے خدا میں فرق کی کوئی گنجائش نہیں ایک ہی خدا زمین میں بھی اور آسمان میں بھی ہے۔ تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس آیت کی کوئی خاص تفسیر کسی کتاب میں نہیں ملی۔

آیت نمبر: 5

سورۃ الانعام کی آیت نمبر5 :
(-) اور ان کے پاس ان کے رب کی آیات میں سے کوئی آیت نہیں آتی کہ یہ منہ پھیرنے لگ جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا یہ کافروں کا جاری وساری طریق ہے۔

آیت نمبر: 6

سورۃ الانعام کی آیت نمبر6 :
(-) جب حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے ضرور انکار کیا۔ اب اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ جن باتوں کے متعلق یہ ہنسی کرتے تھے جلد ہی اس کی خبر مل جائے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ خدا کی طرف سے آنے والے عذابوں کا بھی مذاق اڑاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا اس ضمن میں ایک زائد بات یہ ہے کہ جتنے بھی گزشتہ زمانے کے واقعات قرآن کریم میں مذکور ہیں ہم صرف اس لئے ان پر اعتبار نہیں کرتے کہ یہ قرآن میں مذکور ہیں۔ قرآن ہمارے لئے تو حجت ہے۔ غیر کے لئے تو نہیں۔ ان واقعات کا ثبوت بھی موجود ہے۔ قرآن بتاتا ہے کہ شاہراہوں پر وہ بستیاں موجود ہیں جو خدا کے عذاب کا شکار ہو کر الٹائی گئیں۔ قرآن اپنی صداقت کے لئے کسی اور چیز کا محتاج نہیں۔ پرانے زمانے کا علم بھی قرآن میں موجود ہے۔

آیت نمبر: 7

سورۃ الانعام کی آیت نمبر: 7 (-) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ پہلے کتنی قومیں تھیں جن کو اللہ نے ہلاک کیا۔ پہلوں کو جو تمکنت حاصل تھی وہ تم کو حاصل نہیں۔ ہم نے ان کے اوپر موسلادھار بارش کو برسایا دریا اور نہریں بنائیں۔ پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ اور پھر دوسری قوموں کو پروان چڑھایا۔

قرن کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ راغب بہت باریک باریک نکتے عربی زبان کے استعمال کے نکالتے ہیں۔ قرن کا مطلب ہے دو اونٹوں کو رسی سے باندھا۔ اس رسی کو قرن کہتے ہیں۔ قرن میں مبالغہ کا مفہوم پایا جارہا ہے۔

حضرت مصلح موعود کے نوٹس مرتبہ بورڈ: یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ فرمایا ہے کہ جو لوگ پہلے تھے ان کو تمکنت بخشی گئی۔ یہ بظاہر تو درست نہیں لگتا۔ کہ ہمیشہ بعد میں آنے والی قومیں ترقی کرتی جاتی ہیں۔ اس کا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ جب کسی ایک فن میں درجہ کمال حاصل ہوا پھر دوبارہ نہیں ہوا۔ اس سلسلے میں اہرام مصر کی مثال بیان کی جاتی ہے۔ سائنسدان حیران ہیں کہ اتنے بھاری بھاری پتھروں کی چنائی اتنی سیدھی ہے کہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک بالکل سیدھی ہے۔ آج کی مشینیں بھی اتنی صفائی سے یہ کام نہیں کرسکتیں۔ اہرام بنانے والوں نے اس فن میں اتنی ترقی کرلی کہ قیامت تک ان کا ہم پلہ کوئی ہوا نہ ہوگا۔

آیت نمبر: 8

سورۃ الانعام کی آیت نمبر8 :
(-) اور اگر ہم تجھ پر کاغذوں پر لکھی ہوئی کتاب اتارتے جسے وہ ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تو کافر ضرور کہتے یہ تو کھلے کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا انہوں نے یہی کہنا تھا کہ اس سے بڑا جادو اور کیا ہو سکتا ہے کہ آسمان سے لکھی ہوئی کتاب اتری ہے۔ انہوں نے فوراً شور مچادینا تھا کہ یہ جادو ہے۔

آیت نمبر: 9

سورۃ الانعام کی آیت نمبر9 :
(-) وہ کہتے ہیں کہ فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا۔ اگر ہم فرشتے اتارتے تو پھر تو فیصلہ ہی ہو جاتا۔

حل لغات میں حضور نے فرمایا مَلَکٌ کا مطلب ہے فرشتہ اور مَلِکٌ سے مراد بادشاہ ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہ کہتے ہیں کہ فرشتے کیوں نہیں اترے۔ فرشتے اس وقت اترتے ہیں جب کسی خاص کام کو انجام تک پہنچانا ہو۔ ایسی بات تو خدا کا خاص تصرف ہو گا۔

آیت نمبر: 10

سورۃ الانعام کی آیت نمبر10 :
(-) فرشتے اتریں گے بھی تو ان پر بات مشتبہ ہی رہتی۔

آیت نمبر: 11

سورۃ الانعام کی آیت نمبر11 :
(-) یقیناً تجھ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو اسی عذاب نے گھیر لیا جس کو وہ ہنسی کا نشانہ بنایا کرتے تھے۔

آیت نمبر: 12

سورۃ الانعام کی آیت نمبر12 :
(-) اگر تم ہمارا کہا نہیں سمجھتے تو سیر کرو زمین میں اور دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں پیشگوئی مضمر ہے کہ تم کو لازماً وہ قومیں ملیں گی جو تباہ ہوئیں۔ ان کے بد انجام کے نشانات ملیں گے۔ کبھی سفر عجائبات دنیا کے لئے اور کبھی صحبت صالحین کے حصول کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔ کبھی سفر عیادت یا علاج کے لئے ہوتا ہے۔ کبھی کسی مقدمہ کے لئے۔ قرآن اور احادیث سے یہ تمام سفر جائز ہیں۔ سیر و تفریح کرنے میں کوئی روک نہیں۔ ایک بات یہ بھی کہ اس سفر کے دوران اللہ کے نشانات بھی دیکھو۔

آیت نمبر: 13

سورۃ الانعام کی آیت نمبر13 :
(-) یہ کس کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ کہہ دے اللہ کا ہی ہے۔ اللہ نے اپنے اوپر رحمت فرض کر چھوڑی ہے۔ وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن تک جمع کرتا چلا جائے گا۔ لیکن وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

حضرت خلیفہ اول نے بعض حقائق ذاتی تجربے سے بیان کئے ہیں۔ فرماتے ہیں ایک شخص نے کہا کہ کیا عذاب غیر منقطع ہے۔ جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا اگر جہنم دائمی نہیں ہے تو ہم نے بھی آپ سے ایک دن مل ہی لینا ہے۔ حضرت خلیفہ اول کہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ یہاں بازار میں کوئی آپ کا واقف ہے؟ اس نے کہا نہیں میں نے کہا کہ کیا تم مجھے اپنی بے عزتی کرنے دو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر جہاں صدہا

باقی صفحہ 6 پر

مکرم منور احمد ناصر کشمیری صاحب

قیام صلوٰۃ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین میں اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا اور ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کی منشاء یہی رہی کہ انسان اس کی عبادت کرے اور اسی کے آگے جھکے اور ہر انسان کا مقصد حیات بھی یہی ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام انبیاء کرام ازل سے دیتے آئے ہیں تاکہ انسان اپنے اصل مقصد حیات کو پا لے۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں سے ان کے لئے برکتوں اور رحمتوں کے در کھول دیئے۔

انسان کامل حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے جب اعلان نبوت فرمایا تو پانچ نمازیں فرض کی گئیں۔ صحابہ کرامؓ نے آنحضرتؐ سے نماز کا طریقہ اور آداب سیکھے اور نماز کے ذریعے ہی روحانی مدارج اور ترقیات حاصل کیں اور خدا ان سے ہمیشہ کے لئے راضی ہو گیا للذا نماز کو صحیح طور پر قائم کر کے ہی ہم اللہ تعالیٰ کی محبت عرفان اور معرفت کو پا سکتے ہیں۔

صلوٰۃ کے معنی

صلوٰۃ کے معنی لغات میں دعا رحم، دین شریعت، استغفار، تعظیم برکت اور اصطلاحی طور پر عبادت کے ہیں اور اردو میں اس کو نماز کہتے ہیں۔ نماز سے مراد بندے کا اپنے رب کے حضور عبودیت تامہ کا اظہار ہے۔ نماز انسان اور خدا کے درمیان رابطہ کا ذریعہ ہے۔ نماز خدا تعالیٰ کا قرب عطا کرتی ہے اور دنیا کی برائیوں، آلودگیوں اور فتنوں سے بچاتی ہے۔

جب ہم قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور ترجمہ پڑھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جس قدر کثرت سے نماز کا ذکر ہے۔ کسی دوسری عبادت کا نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(سورہ النور آیت 57)

نماز کو قائم کرنے کے بارے میں قرآن حکیم میں متعدد بار ارشاد ہوا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ نماز کی ادائیگی انتہائی اہم فریضہ ہے اور نماز کا ادا کرنا ہر حالت میں فرض ہے۔ کوئی بھی صورت ہو۔ جنگ ہو مصیبت ہو، بیماری ہو نماز معاف نہیں۔ ہاں اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو وہ بیٹھ کر پڑھے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں تو لیٹ کر نماز ادا کرے۔ کیونکہ نماز کی حفاظت کرنے کا خاص حکم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

تم سب اس (خدا) کی طرف جھکتے ہوئے دین فطرت اختیار کرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو۔

(سورہ الروم آیت 34)

پس ہر مومن کی نماز درست اور باشرائط ادا ہونی چاہئے اور ہر شخص اس کوشش میں لگا رہے کہ اپنی نماز کو گرنے نہ دے اور بیرونی خیالات پر توجہ نہ دے اور نماز کے مضامین کو ذہن میں رکھ کر اور سنوار کر اور توجہ سے پڑھے اور یقین رکھے کہ ایسی نمازیں جو سنوار کر پڑھی جاتی ہیں ضائع کبھی نہیں ہوتیں۔

احادیث میں نماز قائم کرنے کی تاکید

آنحضرت ﷺ نے نماز کے قیام کے مفہوم کو کھول کر بیان کیا ہے۔ نماز کا اصل مقصد نماز باجماعت ادا کرنا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کیا سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ الخمس کفارۃ)

ایک جگہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے گھر کی طرف اٹھنے والے ہر قدم سے ایک درجہ بلند ہوتا ہے ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ اور فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ اس پر رحم کر اس کو بخش دے اس کی توبہ قبول کر۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب انتظار الصلوٰۃ من الفضل)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا

"باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل ہے۔"

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

نماز مومن کا معراج ہے نماز باجماعت ادا کرنا لازمی ہے اور اس کا ثواب بھی بہت ہے۔ خود آنحضرتؐ اپنی تمام فرض نمازیں باجماعت ادا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی نماز باجماعت کی تاکید فرماتے تھے۔

حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور ارشادات کی روشنی میں قیام صلوٰۃ کا مضمون

حضرت مسیح موعود نے نماز کے بارے میں جماعت کو متعدد بار نصائح فرمائیں اور اپنی تصنیفات اور ارشادات میں نماز کی افادیت، اہمیت اور اس کے قیام پر روشنی ڈالی۔

آپ فرماتے ہیں۔

"نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوتیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔"

(ملفوظات جلد1 ص263)

نماز باجماعت کی حکمت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی (بیت) میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی (بیت) میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے (-) سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔"

(لیکچر لدھیانہ ص33، 34 روحانی خزائن جلد20 ص481، 482)

نمازیں سنوار کر پڑھنی چاہئیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ (دین) کے واسطے کیا تھا۔ ایک دفعہ تو (دین) نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا جب سے اسے ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں۔ درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد5 ص253، 255)

نماز کے پانچ اوقات اور ان کا فلسفہ و حکمت

حضرت مسیح موعود نے نماز کے فلسفہ وحکمت کو بڑے احسن طریقے سے بیان کیا ہے۔ اور باریک سے باریک معنی بیان کئے جو حکمت اور دانائی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا ہم پر احسان ہے کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے کلام کے مفہوم کو آسان لفظوں میں ہمیں سمجھایا۔

آپ فرماتے ہیں:۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قرۃ عینی فی الصلوٰۃ اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ جو پانچ وقت نماز کے لئے مقرر ہیں یہ کوئی تحکم اور جبر کے طور پر نہیں۔ بلکہ اگر غور کرو تو یہ دراصل روحانی حالتوں کی ایک عکسی تصویر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یعنی قائم کرو نماز کو دلوک الشمس سے لیا ہے۔

(ملفوظات جلد1 ص150، 151)

نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے استغفار ہے اور درود شریف تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر ایک قسم کے غم وہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتے ہیں آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا اطمینان سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔"

(الحکم 31 مئی 1903ء ص9)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

اقیموا الصلوٰۃ نماز کو قائم کرو بعض کام روزمرہ کی عادت بن جاتے ہیں اور پھر ان کا لطف نہیں رہتا دیکھا گیا ہے کہ زبان سے اللھم صل علی ہو رہا ہے۔ مگر قلب کی توجہ کام کی طرف ہے۔ پس نماز کو سنوار کر پڑھو اور جو معاہدہ نماز میں کرتے ہو عملی زندگی میں اس کا اثر دیکھو زبان سے کہتے ہو۔ ایاک نعبد ہم تیرے فرمانبردار ہیں مگر کس کی فرمانبرداری پر قائم ہو پھر واعظوں کو ڈانٹا ہے کہ تم دوسروں کو نیکی کی نصیحت کہتے ہو اور اپنے تئیں بھلاتے ہو پس تم دونوں سنانے والے اور سننے والے دونوں ثابت قدمی سے کام لو اور دعا کرو نماز پڑھو۔

(خطبات نور جلد دوم ص18)

جو تعلیم حضرت مسیح موعود نے اپنے رفقاء کو دی آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے آپ کے نقش قدم پر چل کر دوسروں کی تربیت کی اور خاص طور پر نماز قائم کرنے پر زور دیا۔

نماز باجماعت ایک نہایت اہم حکم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:-

"نماز باجماعت (دین) کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے اور رسول کریم ﷺ اس کے تعلق میں اس قدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھیں نہیں اور راستہ میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جن سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں کیا میں گھر پر نماز پڑھ لیا کروں؟ پرانے زمانہ میں لوگ دیواروں کے ساتھ ساتھ پتھر رکھ دیا کرتے تھے تا کہ مکان بارش کے پانی سے محفوظ رہیں اور دیواریں خراب نہ ہوں رسول کریم ﷺ نے اسے اجازت تو دے دی لیکن پھر فرمایا کیا تمہارے مکان تک اذان کی آواز آتی ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ آتی ہے آپ نے فرمایا پھر جس طرح بھی ہو مسجد میں آیا کرو۔ مگر آجکل ان لوگوں کے سامنے جو (نماز) کی آواز سن کر (خانہ خدا) میں نہیں آتے کون سے پتھر پڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں یا انہیں کون سی نابینائی لاحق ہوتی ہے کہ وہ (بیوت الذکر) میں نماز کے لئے نہیں آتے رسول کریم ﷺ نے تو ایک اندھے شخص کو بھی جو ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا اس بات کی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے مگر آجکل لوگ معمولی معمولی عذرات کی بناء پر باجماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 239'240)

پس سب احمدیوں کو چاہئے وہ نماز باجماعت میں سستی نہ کریں اور دین حق کو زندہ کریں نمازوں کو زندہ کر کے ہی ہم سب اپنی آخرت کو سنوار سکتے ہیں اور خدا کے قرب کو حاصل کر سکتے ہیں

نماز باجماعت ادا نہ کرنے والا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قرآن مجید کی روشنی میں نماز باجماعت کے بارے میں مزید فرماتے ہیں۔

نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر (لوگ) بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب (لوگوں) کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی مخفی اور قوی برکتیں رکھی تھیں مگر افسوس کہ (لوگوں) نے انہیں بھلا دیا قرآن مجید نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے۔ نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے (لوگوں) کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص 105'106)

انسان کی پیدائش کا مقصد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"جس (نماز) کے متعلق یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو تو پانچ وقت (بیت الذکر) میں اکٹھے ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نماز ادا کی جائے۔ اور خدا تعالیٰ کا ذکر کیا جائے کیونکہ (قرآن) کی رو سے اللہ تعالیٰ نے اپنا عبد بننے کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ نے انسان کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے تو انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا عبد بنے۔"

(الفضل 14 جنوری 1979ء)

پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز باجماعت کی اہمیت کتنی زیادہ ہے۔ اور اس کی تلقین ہر وقت کے امام نے کی ہے۔ کیونکہ انسان کی نجات کا ذریعہ نماز باجماعت ہے اس لئے ہر احمدی مرد اور عورت پر فرض ہے کہ وہ خود نماز باجماعت ادا کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پیش ہے جس میں آپ نے بڑے عجز کے ساتھ جماعت کو نصائح کیں آپ نے فرمایا:-

"...اگر آپ دنیا کو بیدار کرنے کے لئے اور احمدیت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا عظیم الشان نشان چاہتے ہیں تا دنیا قیامت کا نمونہ دیکھے اور حضرت اقدس بانی سلسلہ کی سچائی روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے اور تکذیب کے سارے اندھیرے چھٹ جائیں تو خدا سے ایسا نشان مانگیں جو سورج کی طرح چڑھے اور ان تاریکیوں کا تار و پود بکھیر کر رکھ دے۔ اس نشان کے لئے طریق خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ

اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔"

(الفضل 25 ستمبر 1989ء)

بقیہ صفحہ 4

واقف کار ہوں گے وہاں کس طرح برداشت کرو گے۔

آیت نمبر: 14

سورۃ الانعام کی آیت نمبر 14:

(-) اور اسی کا ہے جو رات میں اور دن میں ٹھہر جانے والا ہے وہ دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضرت امام رازی نے فرمایا دن کو یا رات کو جس نے سکونت اختیار کرلی۔ ٹھہر گیا۔ وہ ٹھہرنے والا دن کو یا رات کو اسی کا ہے۔ رازی نے اس آیت کا پہلی آیت سے جوڑ ملایا ہے کہ پہلی آیت میں زمین آسمان کا جوڑ ہے۔ اس میں لیل ونہار کا ذکر ہے۔ اس کے سوا کوئی زمانہ نہیں۔ مراد یہ ہے کہ مکان یا زمان دونوں پہلوؤں سے بات کو مکمل کر دیا ہے۔

آیت نمبر: 15

سورۃ الانعام کی آیت نمبر 15:

(-) تو کہدے کہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی دوست پکڑ لوں۔ اللہ جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ جو سب کو کھلاتا ہے جس کو کھلایا نہیں جاتا۔ اور پھر کہدے کہ میں سب سے بڑا فرمانبردار ہوں اور تو مشرکوں میں سے نہ بن۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب کچھ بھی نہیں تھا تو سب کچھ اسی نے بنایا جو بھی دنیا یا کائنات میں زندہ ہے اسی نے بنایا۔ کیا ایسے خدا کے سوا کسی اور کو بھی معبود مان لوں۔ جو زمین و آسمان کو پہلی دفعہ بنانے والا ہے جب کچھ بھی نہیں تھا تو خدا تھا۔ تو کہدے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ان میں شامل ہوں جنہوں نے سر تسلیم خم کیا ہے اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ بنوں۔ آنحضرت ﷺ سب سے پہلے اسلام لانے والے تھے ان معنوں میں بھی کہ آپ سے بڑھ کر کوئی اسلام نہیں لایا۔ حضور نے فرمایا انسانی فطرت خدا نے تشکیل دی ہے۔ یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا گیا ہے۔ ہر بچہ اسی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ ہر بچہ معصوم ہے۔

درس کے آخر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج 22 آیات ہوگئیں۔ ماشاء اللہ۔ آپ لوگوں کی سہولت کی خاطر آیتوں کی تفسیر میں تکرار والے حصوں کو نکال دیا گیا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

اہم اعلان

○ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں ماسٹرز اور ایم فل پروگرام میں داخلہ کے اعلانات نظارت تعلیم نے روزنامہ الفضل میں شائع کروائے تھے۔ جن احمدی طلباء و طالبات کو اس ادارہ میں داخلہ ملے اکثریت کو ہاسٹل میں رہائش کے لئے جگہ بھی درکار ہوگی۔ اور ہاسٹلز میں رہائش کی مشکلات بھی ہیں اس لئے اس سلسلہ میں نئے داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ نظارت تعلیم سے رابطہ کریں تا کہ ان کی رہنمائی ان طلبہ کی طرف کی جا سکے جو وہاں پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان نئے داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ کی رہائش میں مدد کی جا سکے۔ تا کہ ہاسٹلز میں جگہ میسر آسکے۔

انٹرنیشنل سکول فار ایڈوانس سٹڈیز

○ (مرسلہ:- نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

انٹرنیشنل سکول فار ایڈوانس سٹڈیز واقع Trieste (اٹلی) مندرجہ ذیل مضامین میں پوسٹ گریجوایٹ (پاکستانی چار سالہ بیچلر یا دو سالہ بیچلر اور دو سالہ ماسٹرز کے بعد) پروگرام آفر کرتا ہے۔ ان میں اچھی کارکردگی دکھانے والے طلباء کے لئے متعلقہ مضمون میں Ph.D کرنے کے مواقع بھی موجود ہیں۔

Functional Analysis and Applications
Mathematical Physics
Theory of Elementary Particles
Theory of Condensed Matter
Astrophysics
Biophysics
Molecular Genetics
Cognitive Neuroscience

مقررہ معیار پر اترنے والے طلبہ کو سکالرشپ بھی دیئے جاتے ہیں۔ مکمل معلومات کے لئے اس ایڈریس پر رابطہ کریں۔

International School for Advanced Studies
SISSA/ISAS-via Beirut. 2-4
34014- Trieste- Miramare Grignano
Italy
Web:- http:// W W W. Sissa. it

اعلان

○ انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (ICMAP) نے نئے سیشن میں داخلہ کے لئے ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹیسٹ مورخہ 23۔ جنوری 2000ء بروز اتوار ہوگا۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم بیچلرز ہونا ضروری ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ (ICMAP) مختلف شہروں میں واقع سینٹرز سے دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21۔ جنوری 2000ء ہے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ سیدہ خورشید جہاں بیگم صاحبہ بیوہ عبدالوہاب صاحب (مرحوم) وصیت نمبر 23424 کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے اور نہ ہی ان کا ایڈریس معلوم ہے۔

اگر موصوفہ خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز/رشتہ دار کو ان کے بارے میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم امتیاز احمد ملک صاحب بابت ترکہ مکرم ملک محمد حسین صاحب)

مکرم امتیاز احمد ملک صاحب وغیرہ ورثاء مکرم ملک محمد حسین صاحب ساکنان چک نمبر 86 جنوبی ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم ملک محمد حسین صاحب ولد مکرم غلام نبی صاحب۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 10/5 واقع محلہ باب الابواب ربوہ برقبہ 10 مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ہماری بہن محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم امتیاز احمد ملک صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم ذوالفقار ملک صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم منیر احمد ملک صاحب (بیٹا)
4۔ محترمہ بشریٰ قمر صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ (محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم صلاح الدین صاحب)

محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب C/O مکرم صباح الدین صاحب ذکی میڈیکل اسٹور کنری سندھ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب آف محمد آباد اسٹیٹ ضلع عمر کوٹ۔ سندھ۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر A-11/6 باب الابواب ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے رقبہ 10 مرلے ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ رقبہ ہمارے بیٹے ظہیر الدین بابر صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہم سب دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم فلاح الدین عارف صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم صباح الدین صاحب (بیٹا)
5۔ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ طاہرہ آصفہ صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرم جناح الدین صاحب (بیٹا)
8۔ مکرم ظہیر الدین صاحب بابر (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

بازیافتہ لاکٹ

○ مکرم ذکاء الدین ذکی 20/1 دار العلوم غربی فون نمبر 212623 کو گولبازار ربوہ سے ایک عدد سونے کا لاکٹ ملا ہے جس کسی کا ہو نشانی بتا کر عامر شوز سٹور گولبازار فون نمبر 212642 ربوہ سے لے لیں۔

نمایاں کامیابی

○ الحمد للہ کہ نومبر دسمبر 1998ء میں ہونے والے جی۔ سی۔ ای۔ او لیول کے امتحانات میں جن کا نتیجہ اکتوبر 1999ء میں نکلا احمدیہ ہائی سکول بو (BO) سارے سیرالیون میں اول رہا ہے۔ نیز ملک بھر میں۔ جن پانچ طلباء نے ڈسٹنکشن Distinction حاصل کی ہے ان میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے چار طلباء کا تعلق احمدیہ سکولز سے ہے تین احمدیہ ہائی سکول بو (BO) کے ہیں اور ایک کا تعلق احمدیہ ہائی سکول فری ٹاؤن سے ہے۔

اسی طرح ملک بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم مکرم عزیزم امان اللہ لانسانا صاحب (Amanull Ah Lansana) کا تعلق بھی احمدیہ ہائی سکول بو (BO) سے ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ طالب علم احمدی ہیں۔
ان کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

1-English-One-
2-Islamic Studies-One
3-Maths-One
4-Statics-One
5-Add Maths-One
6-Physics-Three

عزیزم موصوف نے ڈویژن ون ڈسٹنکشن کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہے۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قسم کی مزید کامیابیوں سے احمدی طلباء کو نوازتا رہے۔

(امیر جماعت احمدیہ۔ سیرالیون)

بقیہ صفحہ 2

(11 جنوری 2000ء)

3-30 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 56
4-30 a.m.	سپینش زبان سیکھیں۔ سبق نمبر 18
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں
5-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ "گلدستہ"
6-05 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 437
7-00 a.m.	حضور سے ملاقات۔ (12۔ جنوری 2000ء)
8-10 a.m.	اردو کلاس۔ نمبر 152۔
9-15 a.m.	سپینش زبان سیکھیں۔ سبق نمبر 18
9-55 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس۔ نمبر 54
11-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں
11-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ "گلدستہ"
12-05 p.m.	سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ
1-50 p.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 437
2-55 p.m.	اردو کلاس نمبر 152
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس "تلاوت"
5-00 p.m.	تلاوت۔ خبریں
5-40 p.m.	عربی زبان سیکھیں۔ سبق نمبر 25
6-00 p.m.	حضور کی اطفال سے ملاقات (13۔ جنوری 2000ء)
7-05 p.m.	بنگالی سروس۔ حضور کا خطبہ جمعہ فرمودہ 11۔ جون 99ء
8-00 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس سبق نمبر 89
9-05 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ آخری حصہ "تفریحی پروگرام۔ واقفین نو راولپنڈی"
9-55 p.m.	جرمن سروس

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ امۃ السلام صاحبہ بابت ترکہ محترمہ سعیدۃ النساء بیگم صاحبہ وغیرہ)

محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز حسین صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ سعیدۃ النساء بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولوی حیدر علی صاحب) اور ہمشیرہ محترمہ امۃ الحئی صاحبہ دونوں۔ قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں قطعات نمبر 20/29۔28 برقبہ 2 کنال 1 مرلہ 30 مربع فٹ واقع محلہ دار النصر ربوہ ان کے اور میرے نام منتقل شدہ ہیں۔ اب درخواست ہے کہ میری والدہ اور ہمشیرہ کا حصہ میری بھانجی محترمہ بشریٰ طلعت صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب حیدر آبادی ساکن بہادر شاہ ظفر روڈ۔ کراچی کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ امۃ السلام صاحبہ (بیٹی)
2۔ محترمہ امۃ الحئی صاحبہ (بیٹی) وفات یافتہ
محترمہ امۃ الحئی صاحبہ کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ (بیٹی)
2۔ محترمہ عفت جہاں صاحبہ (بیٹی)
3۔ محترمہ بشریٰ طلعت صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ امۃ المتین صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمۃ البصیر صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرم مبارک احمد حسن صاحب (بیٹا)
8۔ مکرم مقصود احمد صاحب (بیٹا)
9۔ مکرم حنیف احمد صاحب (بیٹا)
10۔ مکرم رفیع احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ اجتماع واقفین نو دارالذکر
بلاک مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

○ اجتماع کے سلسلہ میں مورخہ 28-11-99 کو ابتدائی علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔

مورخہ 5-12-99 کو سہ ماہی اجتماع منعقد ہوا جس میں واقفین نو کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا فائنل راؤنڈ ہوا نیز تمام واقفین کا میڈیکل چیک اپ بھی ہوا۔

اختتامی تقریب میں مرکزی نمائندہ مکرم مبارک احمد صاحب طاہر نائب وکیل وقف نو تشریف لائے نیز سیکرٹری صاحب وقف نو ضلع فیصل آباد اور کیریئر پلاننگ کمیٹی کے دو ممبران بھی شریک ہوئے آخر میں مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے والدین اور واقفین نو کو نصائح فرمائیں۔

اجتماع کے موقع پر واقفین نو کی حاضری 25 والدین 24 اور 16 دیگر احباب شریک ہوئے۔

(وکالت وقف نو)

رپورٹ زیارت مرکز واقفین نو
گلشن پارک لاہور

○ محترم محمد سرور ظفر صاحب سیکرٹری وقف نو گلشن پارک لاہور کی نگرانی میں ایک وفد جس میں 35 واقفین نو دیگر 14 اطفال اور 45 والدین شامل تھے۔ زیارت مرکز کے لئے 20 نومبر 99ء کی رات ربوہ پہنچا۔ وفد کی ملاقات محترم نائب وکیل صاحب وقف نو اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ پاکستان سے کرائی گئی۔ وفد نے ربوہ کے قابل دید مقامات کی سیر کی۔ 21-11-99 کی شام ساڑھے چار بجے وفد ربوہ کی نیک اور حسین یادیں لئے واپس لاہور روانہ ہو گیا۔

زیارت مرکز۔ وفد
واقفین نو۔ احمد آباد
سانگرہ۔ ضلع جھنگ

○ مورخہ 17۔ ستمبر 99ء احمد آباد سانگرہ ضلع جھنگ سے واقفین نو کا ایک وفد نوید عمران انجم صاحب مربی سلسلہ کی زیر قیادت ربوہ پہنچا اس وفد میں 17 واقفین نو' 5 واقفات نو اور دیگر 6 احباب اور ایک خاتون شامل تھے۔ وفد بعد از نماز جمعہ ربوہ پہنچا۔ تمام بچوں نے پیارے آقا امام جماعت احمدیہ کا خطبہ دار الضیافت میں سنا۔ اگلے روز مکرم خلیل احمد صاحب نے تفصیل سے بچوں کو خلافت لائبریری کی سیر کرائی اور لائبریرین محترم حبیب الرحمان زیروی صاحب سے بچوں کی ملاقات کرائی گئی انہوں نے بچوں کو خلافت لائبریری کے قیام اس کی غرض اور کتب کے بارے میں مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ وفد صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر دیکھتا ہوا وکالت وقف نو آیا جہاں وکیل صاحب وقف نو سے بچوں کی ملاقات کرائی گئی۔ وفد بعد دوپہر ربوہ سے واپس احمد آباد سانگرہ کے لئے روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ زیارت مرکز
واقفین نو تحصیل چنیوٹ
ضلع جھنگ

○ 50 واقفین نو اور 40 والدین و دیگر افراد پر مشتمل تحصیل چنیوٹ کا ایک وفد 9۔ اکتوبر 99ء کو زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ اس دورہ میں واقفین نو کا میڈیکل چیک اپ کرایا گیا۔ وفد نے بہشتی مقبرہ گلشن احمد نرسری اور جامعہ احمدیہ کی سیر کی۔ ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور وکیل صاحب وقف نو سے وفد کی ملاقات کرائی گئی اور بچوں کا جائزہ لیا گیا۔ قائمقام امیر صاحب ضلع جھنگ سے بھی وفد کی ملاقات کرائی گئی۔ 10۔ اکتوبر کو وفد حسین یادیں دلوں میں بسائے واپس روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

اسراف سے بچنے کا خدا نے حکم دیا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

فرماتا ہے رحمٰن کے بندوں کا ایک یہ بھی نشان ہے کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو دو باتیں ان کے مدنظر رہتی ہیں۔ اول یہ کہ وہ اسراف سے کام نہیں لیتے اور دوسرے وہ بخل نہیں کرتے۔ (-)

حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ روپیہ کمانا آسان ہوتا ہے مگر اسے خرچ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور حقیقتاً یہ بالکل درست ہے۔ دنیا میں بہت لوگ ہیں جو روپیہ کماتے ہیں لیکن چونکہ انہیں خرچ کرنا نہیں آتا اس لئے وہ ہمیشہ مالی مشکلات میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور بہت ہیں جو کم کماتے ہیں مگر چونکہ انہیں روپیہ خرچ کرنا آتا ہے۔ اس لئے وہ تھوڑے روپیہ میں بھی آسانی سے اپنا گذارہ کر لیتے ہیں۔ (-) اس زمانہ میں زیادہ تر شادی بیاہ کے موقعہ پر لوگ اپنی ناک رکھنے کے لئے زیورات وغیرہ پر طاقت سے زیادہ روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ جو انجام کار ان کے لئے کسی خوشی کا موجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ انہیں دوسروں سے قرض لینا پڑتا ہے جس کی ادائیگی انہیں مشکلات میں مبتلا کر دیتی ہے اگر کسی کے پاس وافر روپیہ موجود ہو تو اس کے لئے شادی بیاہ پر مناسب حد تک خرچ کرنا منع نہیں۔ لیکن جس کے پاس نقد روپیہ موجود نہیں وہ اگر ناک رکھنے کے لئے قرض لے کر روپیہ خرچ کرے گا تو اس کا یہ فعل اسراف میں شامل ہوگا۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اسراف کی شکلیں ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں۔ مثلاً ایک شخص کی آمد دو چار ہزار روپیہ ماہوار ہے وہ پندرہ بیس روپے گز کا کپڑا پہنتا ہے یا پانچ سات سوٹ تیار کرا لیتا ہے تو اس کے مالی حالات کے مطابق اسے ہم اسراف نہیں کہیں گے۔ لیکن اگر خدانخواستہ اس کی بیوی بچے بیمار ہو جائیں اور وہ ایسے ڈاکٹروں سے علاج کروائے جو قیمتی ادویات استعمال کروائیں اور ہزار میں سے پانچ سات سو روپیہ اس کا دواؤں پر ہی خرچ ہو جائے اور اس کے باوجود وہ اپنے کھانے پینے اور پہننے کے اخراجات میں کوئی کمی نہ کرے تو پھر اس کا یہی فعل اسراف بن جائے گا حالانکہ عام حالات میں یہ اسراف میں شامل نہیں تھا۔ اسی طرح جب جب بھی کسی خرچ کے مقابلہ میں دوسری ضروریات بڑھ جائیں تو اس وقت پہلے خرچ کو اسی شکل میں قائم رکھنا جس شکل میں پہلے تھا اسراف میں شامل ہو جائے گا۔ مثلاً اس زمانہ میں دین کی اشاعت کے لئے ہمیں کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ مختلف ممالک اور اکناف سے آوازیں آرہی ہیں کہ ہماری طرف ایسے لوگ بھیجے جائیں جو ہمیں دین کی تعلیم سکھائیں۔ ایسا لٹریچر بھیجا جائے جو ہمارے شبہات کا ازالہ کرے۔ اگر اس وقت ہماری جماعت کا کوئی فرد اپنے کھانے اور پینے اور پہننے کے اخراجات میں تخفیف نہیں کرتا اور زیادہ سے زیادہ روپیہ (دین) کی اشاعت کے لئے نہیں دیتا تو گو عام حالات میں اس کا اچھا کھانا پینا اور پہننا اسراف میں شامل نہ ہو مگر موجودہ زمانہ میں اس کا اپنے کھانے پینے اور پہننے پر زیادہ خرچ کرنا یقیناً اسراف میں شامل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے جماعت میں تحریک جدید جاری کی اور اسے ہدایت کی کہ وہ ایک کھانا کھائے۔ جن لوگوں کے پاس کپڑوں کے چند جوڑے موجود ہوں وہ ان کے خراب ہونے تک محض شوق پورا کرنے کے لئے نئے جوڑے نہ بنوایا کریں۔ جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنوایا کرتے ہوں وہ نصف یا تین چوتھائی یا 4/5 پر آجائیں۔ عورتیں اپنے اوپر یہ پابندی عائد کریں کہ وہ محض پسند پر کپڑا نہیں خریدیں گی بلکہ ضرورت پر کپڑا لیں گی۔ اور گوٹہ کناری اور فیتہ وغیرہ نہیں خریدیں گی نہ نئے نئے زیورات پر اپنا روپیہ برباد کریں گی۔

(تفسیر کبیر جلد ششم ص 568-571)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61